بیوہ عورت کا اپنے دیور یا جیٹھ سے بات کرنا کیسا؟

مجیب: مولانا عابد عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-1234

تاریخ اجراء: 14 جمادی الثانی 1445ھ/28 دسمبر 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا بیوہ عورت اپنے دیور یا جیٹھ سے بات کر سکتی ہے؟ جیسے کوئی ضروری کام ہو، اسے ڈائریکٹ دیور یا جیٹھ سے بات کرنی ہو، تو بات کر سکتی ہے یا ان کی کسی محرم عورت کے ذریعے ان کو بات پہنچائی جائے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بھابھی بیوہ ہو یا اس کا شوہر زندہ ہو، بھابھی کا اپنے دیور و جیٹھ سے بلا تکلف گفتگو کرنا، ہنسی مذاق کرنا سخت ناجائز و حرام ہے۔ اگر کوئی ضروری بات ہو یا ان کو کوئی پیغام پہنچانا ہو، تو ان کی محرم عورتوں کو ذریعہ بنایا جائے، ہاں اگر خود بات کرنے کے علاوہ کوئی چارۂ کار نہ ہو اور ڈائریکٹ بات کرنے میں فتنے کا بھی اندیشہ نہ ہو، تو لوچ دار انداز، نرم آواز اور نزاکت والا لہجہ اپنائے بغیر انتہائی سادہ انداز میں مختصر بات کرنے کی اجازت ہے، البتہ بات کرنے کے لئے دونوں کا تنہائی اختیار کرنا، جائز نہیں۔

نامحرموں سے گفتگو کرنے سے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اے نبی کی بیبیو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر اللہ سے ڈرو تو بات میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا روگی کچھ لالچ کرے ہاں اچھی بات کہو۔

(سورۃ الاحزاب، آیت: 32)

اس کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: ”آیت کے اس حصے میں ازواجِ مُطَہَّرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو ایک ادب کی تعلیم دی گئی ہے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کے حکم کی اور رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رضا کی مخالفت کرنے سے ڈرتی ہو تو جب کسی ضرورت کی بنا پر غیر مرد سے پسِ پردہ گفتگو کرنی پڑ جائے تو اس وقت ایسا انداز اختیار

کرو جس سے لہجہ میں نزاکت نہ آنے پائے اور بات میں نرمی نہ ہو بلکہ انتہائی سادگی سے بات کی جائے اور اگر دین و اسلام کی اور نیکی کی تعلیم اور وعظ و نصیحت کی بات کرنے کی ضرورت پیش آئے تو بھی نرم اور نازک لہجے میں نہ ہو۔

علامہ احمد صاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "ازواجِ مُطَہَّرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن امت کی مائیں ہیں اور کوئی شخص اپنی ماں کے بارے میں بری اور شہوانی سوچ رکھنے کا تصور تک نہیں کر سکتا، اس کے باوجود ازواجِ مُطَہَّرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو بات کرتے وقت نرم لہجہ اپنانے سے منع کیا گیا تاکہ جو لوگ منافق ہیں وہ کوئی لالچ نہ کر سکیں کیونکہ ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں ہوتا جس کی بنا پر ان کی طرف سے کسی برے لالچ کا اندیشہ تھا اس لئے نرم لہجہ اپنانے سے منع کر کے یہ ذریعہ ہی بند کر دیا گیا۔" اس سے واضح ہوا کہ جب ازواجِ مُطَہَّرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کیلئے یہ حکم ہے تو بقیہ کیلئے یہ حکم کس قدر زیادہ ہوگا کہ دوسروں کیلئے تو فتنوں کے مَواقع اور زیادہ ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اپنی عفت اور پارسائی کی حفاظت کرنے والی خواتین کی شان کے لائق یہی ہے کہ جب انہیں کسی ضرورت، مجبوری اور حاجت کی وجہ سے کسی غیر مرد کے ساتھ بات کرنی پڑ جائے تو ان کے لہجے میں نزاکت نہ ہو اور آواز میں بھی نرمی اور لچک نہ ہو بلکہ ان کے لہجے میں اَجنبیت ہو اور آواز میں بیگانگی ظاہر ہو، تاکہ سامنے والا کوئی بُرا لالچ نہ کر سکے اور اس کے دل میں شہوت پیدا نہ ہو اور جب سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے زیرِ سایہ زندگی گزارنے والی امت کی ماؤں اور عفت و عصمت کی سب سے زیادہ محافظ مقدس خواتین کو یہ حکم ہے کہ وہ نازک لہجے اور نرم انداز سے بات نہ کریں تاکہ شہوت پرستوں کو لالچ کا کوئی موقع نہ ملے تو دیگر عورتوں کے لئے جو حکم ہوگا اس کا اندازہ ہر عقل مند انسان آسانی کے ساتھ لگا سکتا ہے۔" (تفسیر صراط الجنان، جلد 8، صفحہ 16-17، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

صحیح بخاری شریف اور دیگر کتبِ احادیث میں قریبی نامحرم سے پردے کی تاکید کچھ یوں مذکور ہے: "والنظم للاول "عن عقبة بن عامر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال "إياكم والدخول على النساء" فقال رجل من الأنصار يا رسول الله أفرأيت الحمو؟ قال "الحمو الموت"۔" یعنی حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔ انصار میں سے ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیور کے متعلق ارشاد فرمائیے تو فرمایا: دیور تو موت ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب لا یخلون رجل الخ، جلد 05، صفحہ 2005، دار ابن کثیر، بیروت)

مذکورہ بالا حدیث کے متعلق مراۃ المناجیح میں ہے: ''یعنی بھاوج کا دیور سے بے پردہ ہونا موت کی طرح باعث ہلاکت ہے۔ **یہاں مرقات نے فرمایا کہ حمو سے مراد صرف دیور یعنی خاوند کا بھائی ہی نہیں بلکہ خاوند کے تمام وہ قرابت دار مراد ہیں جن سے نکاح درست ہے** جیسے خاوند کا چچا ماموں پھوپھا وغیرہ۔ اسی طرح بیوی کی بہن یعنی سالی اور اس کی بھتیجی بھانجی وغیرہ سب کا یہ ہی حکم ہے۔ خیال رہے کہ **دیور کو موت اس لیے فرمایا کہ عادتاً بھاوج دیور سے پردہ نہیں کرتیں بلکہ اس سے دل لگی، مذاق بھی کرتی ہیں اور ظاہر ہے کہ اجنبیہ غیر محرم سے مذاق دل لگی کسی قدر فتنہ کا باعث ہے۔ اب بھی زیادہ فتنے دیور بھاوج اور سالی بہنوئی میں دیکھے جاتے ہیں۔**'' (مرآۃ المناجیح، جلد 05، صفحہ 14، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور)

اجنبی کے مقابلے میں نامحرم رشتہ داروں سے پردے کی تاکید بیان کرتے ہوئے سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ''جیٹھ، دیور، بہنوئی، پھپا، خالو، چچازاد، ماموں زاد پھپھی زاد، خالہ زاد بھائی سب لوگ عورت کے لئے محض اجنبی ہیں، بلکہ **ان کا ضرر نرے بیگانے شخص کے ضرر سے زائد ہے کہ محض غیر آدمی گھر میں آتے ہوئے ڈرے گا، اور یہ آپس کے میل جول کے باعث خوف نہیں رکھتے۔ عورت نرے اجنبی شخص سے دفعۃً میل نہیں کھا سکتی، اور ان سے لحاظ ٹوٹا ہوتا ہے۔** لہٰذا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غیر عورتوں کے پاس جانے کو منع فرمایا، ایک صحابی انصاری نے عرض کی: یارسول اللہ! جیٹھ دیور کے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا: الحمو الموت، رواہ احمد والبخاری عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ **جیٹھ دیور تو موت ہیں۔**'' (فتاوی رضویہ، جلد 22، صفحہ 217، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

عورت کو مرد کے ساتھ بقدرِ ضرورت گفتگو کی اجازت ہے، نہ کہ بے تکلفی کے ساتھ ہنسی مذاق کرنے کی۔ چنانچہ علامہ ابنِ عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ''نجیز الکلام مع النّساء للأجانب ومحاورتھنّ عند الحاجۃ إلی ذلك، ولا نجیز لھنّ رفع أصواتھنّ ولا تمطیطھا ولا تلیینھا وتقطیعھا لما في ذلك من استمالۃ الرّجال إلیھنّ وَتحریك الشَھوات منھم ومن ھذا لم تجز ان تؤذن المراۃ'' ترجمہ: ہم وقت ضرورت اجنبی عورتوں سے کلام کو جائز سمجھتے ہیں، البتہ یہ جائز قرار نہیں دیتے کہ وہ اپنی آوازیں بلند کریں، گفتگو کو بڑھائیں، نرم لہجہ رکھیں یا مبالغہ کریں، کیونکہ اس طرح تو مردوں کو اپنی طرف مائل کرنا ہے اور ان کی شہوات کو ابھارنا ہے، اِسی وجہ سے **تو عورت کا اذان دینا جائز نہیں۔** (ردالمحتار علی الدر المختار، جلد 2، صفحہ 97، مطبوعہ کوئٹہ)

اندیشہ فتنہ وخلوت نہ ہونے کی صورت میں نامحرم رشتہ دار سے بضرورت بات کرنے کی اجازت سے متعلق اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”(عورت) تمام محارم اور حاجت ہو اور اندیشہ فتنہ نہ ہو، نہ خلوت ہو تو پردہ کے اندر سے بعض نامحرم سے بھی (گفتگو کر سکتی ہے)۔“ (فتاوی رضویہ، جلد22، صفحہ243، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net